بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم جمعہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷	۲۷ تبوک ۱۳۴۲ ہش ۸ جمادی الاول ۱۳۸۳ھ ۲۷ ستمبر ۱۹۶۳ء	نمبر ۲۲۶

85

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یاد رکھو کہ عقل روح کی صفائی سے پیدا ہوتی ہے

"یاد رکھو کہ عقل روح کی صفائی سے پیدا ہوتی ہے۔ جس قدر انسان روح کی صفائی کرتا ہے، اسی قدر عقل میں تیزی پیدا ہوتی ہے اور فرشتہ سامنے کھڑا ہو کر اس کی مدد کرتا ہے۔ مگر فاسقانہ زندگی والے کے دماغ میں روشنی نہیں آ سکتی۔

تقوے اختیار کرو کہ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ صادق کے ساتھ رہو کہ تقویٰ کی حقیقت تم پر کھلے اور تمہیں توفیق ملے یہی ہمارا منشاء ہے اور اسی کو ہم دنیا میں قائم کرنا چاہتے ہیں۔"

(الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل دن بھر سر میں چکر اور ضعف کی تکلیف ہو جاتی رہی مگر اس کی شدت میں کافی کمی رہی

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب (ربوہ)

ربوہ ۲۶ ستمبر بوقت ۷½ بجے صبح

کل صبح دس بجے لاہور سے مکرم ڈاکٹر محمد رؤف یوسف صاحب ماہر امراض قلب اور مکرم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب حضور کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ انہوں نے اچھی طرح حضور کا معائنہ کیا۔ اور الیکٹرو کارڈیوگرام (ELECTROCARDIOGRAM) بھی لیا۔ اس کے بعد اس رائے کا اظہار کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کے دل کی حالت بالکل ٹھیک ہے۔ اسی طرح سینہ اور دیگر اعضاء بھی بفضلہ تعالیٰ ٹھیک ہیں۔ ایک رات قبل جو تکلیف ہوئی تھی وہ شدید اعصابی دباؤ یعنی نروس سٹریس (NERVOUS STRESS) کا نتیجہ تھی۔ اس تکلیف کے ساتھ معدہ بھی متاثر ہو جاتا ہے اور خون کی شریانوں پر اثر پڑتا ہے۔ لہٰذا بار بار کبھی سر میں چکر اور کبھی ضعف کی تکلیف ہو جاتی ہے۔

کل دن بھر حضور کو سر میں چکر اور ضعف کی تکلیف ہو جاتی رہی مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی شدت میں کافی کمی رہی۔ سونے تک ہلکے ہلکے چکر دل کی تکلیف رہی۔ رات نیند آ گئی۔ ۳ بجے کے قریب جاگ آئی اور پانی پیا۔

احباب جماعت خاص تضرع کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۶ ستمبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل کی نسبت کچھ بہتر ہے لیکن گاہے گاہے خفیف سا ضعف ہو جاتا ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

○ ربوہ ۲۶ ستمبر۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی طبیعت تا حال ناساز چلی آ رہی ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

○ سابق مبلغ مغربی افریقہ مکرم الحاج مرزا لطف الرحمٰن صاحب کی والدہ محترمہ دل کے دوروں اور بلڈ پریشر کی تکلیف سے زیادہ بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ہفتہ تحریک جدید
یکم اکتوبر تا ۷ اکتوبر ۱۹۶۳ء

تحریک جدید کا سال رواں ۳۱ اکتوبر کو ختم ہو رہا ہے پیشتر اس کے کہ نئے سال کی ذمہ داریاں ہمارے کندھوں پر آ پڑیں۔ ہمیں سال رواں کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو جانا چاہیئے۔ اس غرض کے لئے حسب ارشاد مکرم وکیل الاعلیٰ صاحب تحریک جدید یکم اکتوبر تا ۷ اکتوبر ہفتہ تحریک جدید منایا جانا ضروری ہے۔

جملہ جماعتوں کے عہدہ داران حضرات اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کے لئے سعی بلیغ فرمائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

انصار اللہ اور قیادت ایثار

سالِ رواں کے سلسلہ میں قیادت ایثار کے بارہ میں ہدایات آپ سب کے پاس ہیں اور آپ کام بھی اس سلسلہ میں ضرور کرتے ہیں اور اس کی کچھ کچھ جھلک آپ کی ماہوار رپورٹوں میں بھی ملتی ہے۔ مگر یہ یقیناً حقیقت سے منہ پھیرنا ہوگا۔ کہ اگر میں اس سلسلہ میں یہ عرض نہ کروں کہ ابھی تک اس میدان میں ہماری مساعی کا رنگ معیاری نہیں ہے۔ بے شک ہم میں سے بہت سے خدمت کا کوئی موقعہ کھوتے نہیں ہوں گے۔ مگر ہماری منزل بہت دور ہے کام کرنے کی یہ رفتار ہرگز کافی نہیں بلکہ اس سلسلہ میں ہماری نظر میں اس شکاری کی مانند ہونی چاہئیں۔ جو شکار کی تلاش میں پوزیشن لے کر اپنی کمین گاہ میں بیٹھا ہوتا ہے۔ مگر افسوس کہ مجموعی لحاظ سے بھی ابھی ہم یہ رنگ اپنے اندر پیدا نہیں کر سکے۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم

(نائب قائد ایثار انصار اللہ مرکزیہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ ستمبر ۶۳ء

پاکستان میں عیسائیت کا فروغ اور اس کا علاج

قسط نمبر ۲

یہ کتنی شرم کی بات ہے کہ پاکستان مسلمانوں کا ملک ہے مگر اس میں بھی مسلمان عیسائی مشنریوں کے سامنے اتنے عاجز ہو چکے ہیں کہ وہ ان کے مقابلہ کے لئے حکومتی طاقت کی پناہ ڈھونڈتے ہیں اصل بات یہ ہے کہ اس بارے میں ہمارے اہل علم حضرات اور ہمارا متمول طبقہ سخت غفلت کے مرتکب ہوئے ہیں وہ اسلام کے نام پر اگر قربانیاں کرتے بھی ہیں تو انہیں صحیح طریق پر سرانجام دینے سے عاری ہیں۔ بدعتی امور میں تو ہمارے اہل علم حضرات اور متمول طبقہ بھی علم و عمل اور زر و جواہر کے خزانے لٹا دیتے ہیں مگر اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں صرف زبانی جمع خرچ تک ہی رہتے ہیں۔ اور زیادہ احسان دکھاتے ہیں تو حکومت کا دروازہ کھٹکھٹانے لگتے ہیں۔

دراصل اس میں ہمارے متمول طبقہ کا بھی اتنا قصور نہیں جتنا ہمارے اہل علم حضرات کا ہے بہت ہی کم ایسے ہوں گے جو دین کے لئے قربانیاں کرنے پر تیار ہوں۔ اگر وہ کوئی ایک ادارہ قائم بھی کرتے ہیں جس کا مقصد تبلیغ و اشاعت دین ہو تو اول تو وہ عہدوں کے لئے لڑیں گے اور پھر جو مال جمع کریں گے اس کا کہیں پتہ بھی نہیں لگتا۔ ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے ایسی سینکڑوں جماعتیں بڑے جوش و خروش سے اٹھی ہیں مگر چند ہی دنوں کے بعد اندرونی کشمکش کی وجہ سے ان کا نام و نشان ہی مٹ جاتا ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ ابھی تک ہمارے اہل علم حضرات میں نہ تو اخلاص پیدا ہوا ہے اور نہ قربانی کرنے کا جذبہ ہی۔ اگر ایسے لوگ پیدا ہو جائیں تو متمول دوستوں کو بھی مال کی قربانی پر آمادہ کر لینا کوئی بات نہیں ہے۔ یہ نہیں ہے کہ ہمارے متمول لوگ ایسی قربانی نہیں کرنا چاہتے وہ کرتے بھی ہیں مگر جب ان کو معلوم ہوتا ہے کہ ان کا مال صحیح کام پر لگنے کی بجائے یار لوگوں کے حلوے مانڈے میں اڑ گیا ہے تو وہ اپنا ہاتھ روک لیتے ہیں۔

پھر ایک نہایت اہم بات عقائد کی بھی ہے ہمارے اہل علم حضرات نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ایسے عقائد بنا رکھے ہیں جو عیسائیت کی بلا واسطہ اور بالواسطہ مدد کرتے ہیں۔ اور جب پادری لوگ ان عقائد کو پیش کر کے عیسائیت کی فوقیت پر استدلال کرتے ہیں تو بڑے بڑے اہل علم حضرات بغلیں جھانکنے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔ اس کے متعلق ہم ابھی عرض کریں گے۔ اصل بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو عیسائی مشنوں اور اداروں کے مقابلہ میں ویسے ہی مؤثر ادارے قائم کرنے چاہئیں جس طرح عیسائی مشنوں نے قائم کر رکھے ہیں۔

جہاں تک رقص و سرود اور لڑکیوں کی بے حیائی کا تعلق ہے یہ واقعی ایسی چیز ہے جس کی روک تھام ہونی چاہیئے مگر اس میں عیسائیوں کی خصوصیت نہیں ہے۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے یہاں کسی قوم یا کسی مذہب کی مستورات کو اجازت نہیں ہونی چاہیئے کہ وہ گلی کوچوں اور بازاروں میں بے حیائی کے لباس پہن کر نکلیں۔ ایسے نیم برہنہ لباسوں پر بلا تخصیص قوم و مذہب حکومت کی طرف سے ضرور قدغن لگنا چاہیئے۔ یہ ایک ایسی عام اسلامی اخلاق کی بات ہے جس کو کسی مذہب کا پیرو برا نہیں منا سکتا۔ جہاں تک رقص و سرود کی مجلسوں کا سوال ہے یہ بھی بلا تخصیص قوم و مذہب ایک اسلامی ملک میں ممنوع ہونی چاہئیں۔ پھر شراب ہے۔ ایک اسلامی ملک کا حق ہے کہ وہ بلا تخصیص قوم و مذہب شراب خوری کو قطعاً ممنوع قرار دے۔ اگرچہ اسلام نے اس سے سختی سے منع کیا ہے مگر کسی مذہب میں بھی اس کو جائز نہیں سمجھا جاتا۔ اور ہمیں یقین ہے کہ کوئی مذہب اس کی کامل بندش پر معترض نہیں ہوگا۔ جہاں تک عیسائیوں کی عشائے ربانی کا تعلق ہے شراب کی بجائے کوئی اور جائز مشروب استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح کی بندش ہرگز عیسائیوں کے حقوق پر پابندی نہیں سمجھی جا سکتی۔ ہماری رائے میں یہ بھی صحیح نہیں ہے کہ مکمل شراب بندی سے سیاحوں کی صنعت پر اثر پڑے گا بلکہ ہمارا خیال ہے کہ اس سے اس صنعت میں اضافہ بھی ہو سکتا ہے بہت سے غیر ملکی سیاح مجبوراً شراب سے محرومی کا تجربہ پسند کریں گے۔ الغرض پردہ دار لباس اور مکمل شراب بندی جہاں ملک میں فحاشی کا قلع قمع کرے گی وہاں عیسائی مشنوں کو بھی اس لحاظ سے بے دست و پا کر دیگی۔ اگر وہ واقعی اس سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔

جہاں تک عقائد کا تعلق ہے حقیقت یہ ہے کہ جب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مسلمانوں کے وہی عقائد رہیں گے جو ہمارے اہل علم حضرات رکھتے ہیں تو یقیناً عیسائیت اس ملک میں ترقی کرے گی مثلاً اگر ہمارے اہل علم حضرات اس عقیدہ پر زور دیتے رہیں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھا لیا ہے اور آخری زمانہ میں وہ آسمان سے اتر کر اسلام کی اشاعت کریں گے اس وقت تک ہم مشرکانہ عیسائیت کو شکست نہیں دے سکتے۔ موجودہ مشرکانہ عیسائیت کو اس سے بڑھ کر اور کیا سہارا مل سکتا ہے کہ مسلمان ان عقائد کی تائید کریں جن پر عیسائیت نے اپنی عمارت تعمیر کر رکھی ہے۔ اور سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو الوہیت کا مقام دے رکھا ہے۔

موجودہ مشرکانہ عیسائیت کی بنیاد اس بات پر ہے کہ یسوع مسیح صلیب پر فوت ہو گیا اور تین دن کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر صعود کر گیا۔ عیسائیوں کا استدلال یہ ہے کہ یسوع دراصل خدا تھا یا خدا کا بیٹا ہے انسان اول یعنی حضرت آدم علیہ السلام نے نیکی بدی کے درخت کا پھل کھا کر گناہ کیا اور اب یہ گناہ لازمی طور پر تمام انسانوں کی پیدائش کے ساتھ ان سے لپٹا چلا آتا ہے انسان کا کوئی عمل اس کو اس گناہ سے نجات نہیں دلا سکتا خواہ وہ تمام عمر نیکیاں کرتا کرتا مر جائے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس گناہ سے نجات دینے کے لئے اپنے اکلوتے بیٹے یسوع مسیح کی قربانی دی تاکہ انصاف کی شرط پوری ہو۔

بے شک یہ گورکھ دھندا عام انسانوں کی سمجھ سے باہر ہے لیکن عیسائیوں نے اس کو ایسا دلآویز بنا دیا ہوا ہے کہ جو انسان محنت سے بچنا چاہتا ہے اس پھندے میں پھنس جاتا ہے۔ عیسائی کہتے ہیں خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاؤ کہ وہ خدا کا بیٹا تھا اور اس نے ہمیں گناہ سے نجات دلانے کے لئے صلیب پر مرنا قبول کیا۔ جو شخص اس طرح اس پر ایمان لائے گا وہ نجات پا جائے گا۔ اب یہ مفت کی نجات کون چھوڑتا ہے۔ اس لئے لوگ جو دنیا میں بری طرح پھنسے ہوتے ہیں آسانی سے اس پھندے میں پھنس جاتے ہیں۔

جب ایک مسلمان کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ واقعی آسمان پر صعود کر گئے ہیں تو عیسائی پادری بڑی آسانی سے اپنی باقی باتیں بھی اس سے منوا لیتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات ثابت کر کے دراصل عیسائیت کی رگِ جاں کاٹ کر رکھ دی ہے۔ جب یہ ثابت ہو جائے کہ آپ زمین پر ہی طبعی عمر کو پہنچ کر فوت ہو گئے تھے اور زمین پر ہی دفن ہوئے تھے تو موجودہ عیسائیت خود بخود ختم ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ایک نبی ان تمام الزامات سے بری ہو جاتا ہے جو مشرک عیسائیوں نے آپ کی ذات پر لگا رکھے ہیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ موجودہ عیسائیت کے خلاف یہ ہتھیار کوئی خیالی نہیں ہے بلکہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا وفات یافتہ ہونا خود اناجیل قرآن کریم اور تاریخی شواہد سے ثابت ہے۔ الغرض جب تک ہمارے اہل علم حضرات اس کاری ہتھیار کو استعمال کرنے سے گریز کرتے رہیں گے اس وقت تک عیسائیت اپنے پر پرزے پھیلاتی چلی جائے گی۔ تاہم احمدیوں نے خود عیسائیت کے مترک گڑھوں میں جا کر اس ہتھیار کو استعمال کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مغربی دنیا میں اس سے تہلکہ مچ گیا ہے اور موجودہ عیسائیت کی جڑیں کھوکھلی ہو چکی ہیں۔ چنانچہ مسٹر ای۔ ایس میڈسن جو ڈنمارک کے رہنے والے ہیں اور جنہوں نے پادری بننے کی تعلیم حاصل کی تھی اور حال ہی میں مسلمان ہوئے ہیں اپنی ایک حالیہ تحریر میں فرماتے ہیں کہ پہلے پہل قرآن کریم کے مطالعہ سے گو اللہ تعالیٰ کی توحید کا عقیدہ مجھ پر اچھی طرح واضح ہو گیا تھا مگر مسلمانوں کے عقیدہ حیات مسیح مجھے اسلامی اصول کے سراسر خلاف نظر آتا تھا اور اسلام کے خلاف یہ بات میرے دل میں بری طرح کھٹکتی تھی مگر جب میں نے احمدی تفسیر قرآن کریم کا مطالعہ کیا تو یہ مغالطہ دور ہو گیا اور میں نے دیکھا کہ اسلام انسانی ضمیر اور عقل کے عین مطابق تعلیم دیتا ہے۔ اس سے واضح ہے کہ حیاتِ مسیح کا مسئلہ عیسائیوں میں تبلیغ اسلام کے راستہ میں کس قدر حائل ہے مگر افسوس ہے کہ ابھی تک بعض مسلمان اہل علم حضرات اس بنا پر بھی احمدیت کی مخالفت کرتے ہیں اور اس طرح نہ صرف موجودہ مشرکانہ عیسائیت کو تقویت پہنچاتے ہیں بلکہ احمدیوں کے کام پر بھی پانی پھیرنے کی اور ان کی مساعی کو بھی ضائع کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضرت اقدس کی صحت کے لئے اجتماعی دعا اور صدقہ

جماعت احمدیہ بدوملہی نے مورخہ ۲۲/۹/۶۳ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے نہایت خشوع و خضوع سے اجتماعی دعا کی اور ایک چھترا بطور صدقہ ذبح کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

خاکسار ڈاکٹر نور الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
بدوملہی ضلع سیالکوٹ

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا دورۂ مشرقی پاکستان

ڈھاکہ اور چٹاگانگ میں پُرتپاک خیر مقدم متعدد استقبالیہ تقاریب کا انعقاد

چٹاگانگ میں منعقدہ جلسۂ عام اور متعدد جماعتی اجلاسوں میں اہم تقاریر

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان مشرقی پاکستان کی جماعتوں کا دورہ کرنے کی غرض سے مورخہ ۲۱ ستمبر کو لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز ڈھاکہ تشریف لے گئے ہیں۔ آپ کے دورۂ چٹاگانگ کے متعلق نمائندہ الفضل کی بذریعہ تار مرسلہ رپورٹ درج ذیل ہے:۔

چٹاگانگ ۲۴ ستمبر (بذریعہ تار) حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان، (مکرم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ، مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل، مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد اور مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب کی معیت میں) اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۶۳ء کو ۶ بجکر دس منٹ پر بذریعہ ہوائی جہاز لاہور سے بخیریت ڈھاکہ پہونچے۔

جونہی جہاز فضائی مستقر پر اُترا۔ محترم مولوی محمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان اور بعض دیگر جماعتی عہدہ دار صاحبان نے جہاز کے قریب پہنچکر محترم صاحبزادہ صاحب اور دیگر ممبران وفد کو اھلاً و سھلاً و مرحباً کہا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب اور دیگر ممبرانِ وفد کے جہاز سے اترنے پر انہیں بکثرت پھولوں کے ہار پہنا کر ان کا نہایت پُرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ فضائی مستقر کے باہر قریباً ... احمدی احباب (جن میں بعض مستورات بھی شامل تھیں) حضرت صاحبزادہ صاحب کے انتظار میں صف بستہ ایستادہ تھے آپ نے ان سب کو شرف مصافحہ بخشا۔ اور ان سے ملاقات کر کے بہت خوش ہوئے۔

اگلے دن صبح ڈھاکہ کے مقامی اخبارات میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی تشریف آوری آپ کے استقبال اور دورۂ مشرقی پاکستان کے پروگرام پر مشتمل تفصیلی خبریں شائع ہوئیں حضرت صاحبزادہ صاحب اور وفد کے دیگر ارکان مورخہ ۲۲ ستمبر کی صبح کو ڈھاکہ سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہوکر ۸½ بجے صبح چٹاگانگ پہونچے۔ ہوائی اڈہ پر مقامی جماعت کے احباب سینکڑوں کی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف اور اراکین وفد کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ ہوائی اڈہ سے آپ دار التبلیغ تشریف لے گئے۔ جہاں جماعت احمدیہ چٹاگانگ کی طرف سے آپ کی خدمت میں باقاعدہ استقبالیہ ایڈریس پیش کیا گیا۔ ایڈریس کے جواب میں آپ نے ایک ایمان افروز تقریر فرمائی جو تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس میں آپ نے احباب کو دنیا میں اشاعت و غلبۂ اسلام کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی پُرزور تلقین فرمائی۔ اسی روز شام کو دار التبلیغ میں ایک جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس میں بھی حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے مقامی مجالس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کی طرف سے پیشکردہ استقبالیہ ایڈریسوں کے جواب میں حاضرین سے خطاب فرمایا اور انہیں اسلام اور سلسلہ کی بیش از بیش خدمات بجالانے اور پوری مستعدی اور جذبہ و جوش کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

اگلے روز (مورخہ ۲۳ ستمبر کی) صبح کو حضرت صاحبزادہ صاحب دیگر اراکین وفد اور بعض مقامی احباب کے ہمراہ چٹاگانگ سے کپتائی کے لئے روانہ ہوئے۔ جہاں آپ نے ہائیڈرو الیکٹرک پراجیکٹ اور ڈیم دیکھا۔ وہاں سے واپسی پر چندرا گونا کے مقام پر آپ نے بدھوں کی ایک خانقاہ بھی دیکھی۔ یہ مشرقی پاکستان میں ان کی سب سے بڑی خانقاہ بیان کی جاتی ہے۔ خانقاہ میں آپ نے ان کے راہب اعلیٰ سے ملاقات کی۔ ان کے ساتھ گفتگو کرنے سے معلوم ہوا کہ وہاں بیس کے قریب طلباء رہبانیت کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ آپ نے چندراگونا پیپر مل بھی دیکھا اور سوا دو بجے بعد دوپہر چٹاگانگ تشریف لے آئے

اسی روز (۲۳ ستمبر کی) شام کے وقت جماعت احمدیہ چٹاگانگ کی طرف سے آپ کے اعزاز میں وسیع پیمانے پر ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں بعض مسلمان اور ہندو معززین اور بیرونی سربرآوردہ حضرات نے بھی شرکت فرمائی۔ اس موقعہ پر محترم شیخ بشیر احمد صاحب نے ایک مختصر لیکن بہت مؤثر تقریر میں حاضرین سے حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کا تعارف کرایا۔

محترم شیخ صاحب کی اس تقریر کا خلاصہ وہاں کے مقامی اخبار "ایسٹرن ایگزامینر" "Eastern Examiner" میں شائع ہوا۔ آج مورخہ ۲۴ ستمبر کی شام کو حضرت صاحبزادہ صاحب جماعت احمدیہ چٹاگانگ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے ایک جلسۂ عام سے خطاب فرمائینگے یہ جلسہ مسلم انسٹی ٹیوٹ ہال میں انعقاد پذیر ہو رہا ہے ؛

روک دیجئے

پڑھتے ہیں کیوں نماز انہیں روک دیجئے
اللہ سے ساز باز انہیں روک دیجئے

دن رات بھیجتے ہیں محمدؐ پہ کیوں درود
ہے اس میں کوئی راز انہیں روک دیجئے

یوں ایں میں کیوں سناتے ہیں قرآں کی آیتیں
حق پر ہے ان کو ناز انہیں روک دیجئے

دُنیا سے واسطہ نہ سیاست سے ہے غرض
ہیں کتنے بے نیاز انہیں روک دیجئے

پھیلا رہے ہیں چار طرف انبیاءؑ کا نُور
آتے نہیں ہیں باز انہیں روک دیجئے

تنویرؔ کی دعاؤں سے تھرا گیا فلک
اُف اُف یہ سوز و ساز انہیں روک دیجئے

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع تربیت نفس کا بہترین ذریعہ ہے — قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

ٹانگانیکا (مشرقی افریقہ) میں آفتابِ اسلام کی ضیاپاشیاں

۔۔ چار ہزار میل کا سفر ۔۔ سینکڑوں افراد کو تبلیغ

۔۔ مسلمانوں کو متحد کرنے کی کوشش ۔۔ ۶۴ افراد کا قبولِ اسلام

مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق ۔ ٹانگانیکا ۔ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

(۳)

مساکا (یوگنڈا) میں

۱۳ ۔جولائی کو آپ مساکا پہنچے اور یوگنڈا کے مبلغین سے ملاقات کی ۔ CHAJBIRA جماعت کا ۱۴ ۔جولائی کو ایک تبلیغی جلسہ تھا ۔ مکرم مشنری انچارج صاحب نے بھی اس میں ایک گھنٹہ تک تقریر فرمائی ۔ تقریر سواحیلی زبان میں تھی جس کا ترجمہ معلم زکریا صاحب نے لوگنڈا زبان میں کیا ۔

۱۵ ۔جولائی کو آپ واپس روانہ ہوئے ۔ ۱۶ کو آپ بکوبہ پہنچے وہاں سے بذریعہ جہاز موانزہ آئے ۔ اور پھر ریل گاڑی کے ذریعہ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب ٹبورا اور مکرم مشنری انچارج صاحب دارالسلام پہنچے ۔ راستہ میں بھی آپ لوگوں تک پیغامِ احمدیت پہنچاتے رہے ۔ آپ ۲۰ ۔جولائی کو دارالسلام پہنچے ۔ آپ نے کل تین ہزار میل کا سفر کیا ۔

دورہ اروشہ ، ماچامے اور اُسانگی

آٹھ جولائی کو مکرم شیخ ابوطالب صاحب معلم شعبان سیف صاحب اور خاکسار دورۂ اروشہ ، ماچامے اور اُسانگی کے لئے بذریعہ ٹرین ٹبورا سے روانہ ہوئے ۔ رات کے ۸ بجے ہم ڈوڈومہ پہنچے راستہ میں ہم نے ساتھ ہم سفروں سے طویل مذہبی مبادلۂ خیالات کیا اور متعدد پمفلٹ بزبان سواحیلی وانگریزی تقسیم کئے ، دو عیسائیوں سے بہت ہی دلچسپ گفتگو ہوئی ۔

ڈوڈومہ سے بذریعہ بس ہم اروشہ کی طرف روانہ ہوئے ۔ راستہ میں ہم سفروں سے مبادلہ خیالات ہوتا رہا پمفلٹ تقسیم کئے گئے اور دلچسپ سوالات وجوابات ہوتے رہے ۔ شام کو ہم اروشہ پہنچے اور ایک مخلص احمدی دوست مسٹر Ahmed .A کے ہاں ٹھہرے یہ حال ہی میں احمدی ہوئے ہیں ۔ اروشہ میں ٹاؤن کونسلر ہیں نیز وہاں کے بہت بڑے تاجر ہیں ۔ پروگرام کے مطابق صبح سویرے ہم تینوں روانہ ہوئے ۔ راستہ میں علاقہ Moshi کے حاکم بھی ہمارے ساتھ ہو لئے جو کہ عیسائی تھے ان سے راستہ پر دلچسپ گفتگو ہوتی رہی ۔ الوہیت مسیحؑ کے سلسلہ میں جب میں نے ان سے سوال کیا کہ انجیل میں انجیر کے درخت کے واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ مسیح عالم الغیب نہ تھے اور جب ایسی بات ہے تو خدا کس طرح ہوئے ۔ تو وہ بہت گھبرائے اور کہا کہ واقعی اس سوال کا جواب بہت مشکل ہے ۔ یہ حاکم گفتگو سے بہت متاثر ہوئے اور کہا کہ اس سے قبل میرے ذہن میں اسلام کا بالکل مختلف نقشہ تھا ۔

Machame میں ہم ایک افریقن احمدی دوست ابراہیم صاحب کے ہاں ٹھہرے ۔ یہ علاقہ بہت خوبصورت اور سرسبز ہے ۔ افریقہ کے سب سے بلند پہاڑ Kilimanjaro کے قریب ہونے کی وجہ سے کافی ٹھنڈا ہے ۔ یہاں ہمارے دو افریقن مبلغین مکرم شیخ ابوطالب صاحب اور مکرم معلم شعبان سیف صاحب متعین ہیں ۔ اس علاقہ میں ہم نے متعدد لوگوں تک پیغام اسلام پہنچایا ایک عیسائی نے تو اسلامی تعلیم کو تسلیم کر لیا مگر اپنے مخصوص گھریلو حالات کی وجہ سے بیعت کرنے میں متامل ہے ۔ دوست دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اسے اخلاقی جرأت عطا کرے ۔ آمین ۔

اس علاقہ میں ہم نے اردگرد دس میل پیدل چل کر تبلیغ کی اور متعدد پمفلٹ تقسیم کئے ۔ وہاں کے ہسپتال کے ڈاکٹر ، کمپونڈر اور دیگر کارکنوں سے ملاقات کی اور انہیں لٹریچر دیا ۔ وہاں کے مڈل سکول کا بھی معائنہ کیا ۔ عیسائی ہیڈ ماسٹر نے گرمجوشی سے استقبال کیا ۔ خاکسار نے ہر کلاس میں مختصر سا خطاب طلبہ سے کیا ۔ میڈیکل اسسٹنٹ سے ملاقات کی ۔ انہوں نے ساری عمارت اندر سے دکھائی اور پھر اپنے دوستوں کو جمع کر کے ہمارا تعارف کرایا ۔ اس کے بعد سوالات وجوابات کا سلسلہ شروع ہو گیا ۔ خاکسار نے اختصار سے آنحضرت صلعم و حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کی مکرم شیخ ابوطالب صاحب اور معلم شعبان صاحب نے بھی حاضرین کے سوالات کے جوابات دئے ۔ ہم نے انہیں پمفلٹ بھی دئے ۔ آخر میں ایک عیسائی ڈاکٹر نے مجھے کہا کہ میں مسلمان تو ہونا چاہتا ہوں مگر شراب نوشی سے نہیں رک سکتا ۔ آپ مجھے اس کی اجازت دے دیں باقی تمام عقاید میں ماننے کے لئے تیار ہوں ۔ خاکسار نے اسے بتایا کہ اسلامی احکام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کوئی انسان انہیں بدلنے کا حق نہیں رکھتا ۔ خاکسار نے انہیں شراب چھوڑنے کی تلقین کی ۔

اس علاقہ میں شراب نوشی کی بہت کثرت ہے ۔ اگر یہ بدعادت دور ہو جائے تو کئی پڑھے لکھے لوگ اسلام قبول کر سکتے ہیں ۔

تیرہ جولائی کو ہم "ماچامے" سے واپس اروشہ روانہ ہوئے ۔ رستہ میں ہم سفروں سے گفتگو ہوتی رہی اور پمفلٹ تقسیم کئے گئے ۔ اروشہ پہنچ کر ہم نے دس دس ، بارہ بارہ افراد کے گروہوں میں تبلیغ کی اور پمفلٹ تقسیم کئے ۔ بعض نے ہم سے کتب بھی خریدیں ۔

ایک اہم میٹنگ

مسٹر Ahmad Ohash کی کوشش سے اروشہ کے "جماعت خانہ" میں مسلمان شیوخ کی ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی جس میں دو سنی شیوخ ، علاقہ کا لیوالی اور پندرہ کے قریب دیگر مسلمان شامل ہوئے ۔ ہم تین مبلغین کے علاوہ احمد عکاشی صاحب اور ایک دوسرے احمدی افریقن نوجوان Mr. Ahmad Kombe جو کہ ٹاؤن کونسل اروشہ میں ہیلتھ انسپکٹر ہیں بھی موجود تھے ۔ اس میٹنگ کا مقصد یہ تھا کہ تمام مسلمان مل کر عیسائیت کے مقابلہ کے لئے کوئی پروگرام بنائیں ۔ خاکسار کو اس اجلاس کا صدر بنایا گیا تلاوت کے بعد خاکسار نے میٹنگ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے اجلاس کا افتتاح کیا ۔ اور اس کے بعد عام بحث شروع ہوئی ۔ پہلے یہ تجویز پیش ہوئی کہ ایک سوسائٹی بنائی جائے جس میں تمام مسلمان بغیر فرقہ وارانہ امتیاز کے شامل ہوں ۔ مگر بہت بحث کے بعد اس تجویز کو اس بنا پر رد کر دیا گیا کہ مختلف مکتب خیال کے لوگوں کا ایک سوسائٹی میں منسلک ہونا ناممکن ہے ۔ اس پر خاکسار نے تجویز پیش کی کہ جس طرح عیسائیت کے رد میں جماعت احمدیہ اخبارات و دیگر لٹریچر شائع کر رہی ہے اسی طرح باقی مسلمان فرقے بھی اپنے اپنے طور پر لٹریچر شائع کریں ۔ اس طرح تمام فرقے الگ الگ اپنے طور پر آزاد بھی رہیں گے اور عیسائیت کا مقابلہ بھی کر سکیں گے مگر مالی پہلو پر کافی بحث کے بعد یہ تجویز بھی پاس نہ ہو سکی ۔ اب خاکسار نے یہ تجویز رکھی کہ اگر باقی مسلمان مالی پہلو کمزور ہونے کی وجہ سے لٹریچر شائع نہیں کر سکتے ۔ تو یوں کریں کہ جماعتِ احمدیہ کا سواحیلی اخبار جس میں عیسائیت کے رد میں مضمون شائع ہوتے ہیں اور دیگر لٹریچر سب مسلمان خریدا کریں ۔ یہ بہت آسان طریق ہے مہینہ میں ایک بار بیس پیسوں کا اخبار ہر شخص خرید سکتا ہے ۔ اس پر قریباً تمام حاضرین متفق ہو گئے مگر ایک شیخ صاحب نے کہا کہ ہم خود تو احمدیوں کا لٹریچر خریدتے اور پڑھتے ہیں مگر دوسرے لوگوں کو ہم نہیں کہہ سکتے کیونکہ اس طرح ہماری مخالفت ہوتی ہے ۔ اس پر ایک غیر احمدی دوست Mr. MCHINJA بہت برہم ہوئے اور اپنے شیوخ کے حق میں سخت الفاظ کہتے ہوئے کہا کہ اگر تم لوگوں میں اسلام کے لئے غیرت نہیں تو ہم میں ہے ہم چاہتے ہیں کہ یہ میٹنگ مفید فیصلے کرے ۔ اور اس وقت زیر بحث تجویز نہایت عمدہ اور آسان ہے ۔ ہمارے شیوخ کو جمعہ کے دن خطبہ میں لوگوں کو تحریک کرنی چاہیئے کہ احمدیوں کا لٹریچر خریدیں اور خود بھی پڑھیں اور عیسائیوں تک پہنچائیں ۔ رات کے ½۹ بجے سے لے کر ۱۲ بجے تک یہ میٹنگ ہوتی رہی ۔ تمام لوگوں نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کو بہت سراہا ۔

اگلی صبح وہی رات والے شیخ محمد حسن گھر پر ہمیں ملنے آئے اور ایک بجے دوپہر تک ان سے گفتگو ہوتی رہی ۔ رات کو پھر دو شیوخ اور دو تین دوسرے لوگ آئے اور رات کے بارہ بجے تک مذہبی گفتگو ہوتی رہی ۔ شیخ حسن نے وفاتِ مسیح کو تسلیم کر لیا مگر جب ہم نے کہا کہ تم اس کا اعلان کر دو تو کہنے لگے کہ عوام جاہل ہیں خواہ مخواہ مصیبت مول لینا اچھا نہیں ۔

۱۵ ۔جولائی کو ہم احمد عکاشی صاحب کے ساتھ ان کی کار میں موشی پہنچے اور وہاں سے خاکسار اور شیخ ابوطالب صاحب Usangi چلے گئے جہاں ابوطالب صاحب کے بہنوئی رہتے ہیں ، وہاں ہم ایک دن ٹھہرے اور متعدد لوگوں کو تبلیغ کی ، اور لٹریچر تقسیم کیا ۔ رات کے بارہ بجے تک وہاں کے شیخ سے مبادلہ خیالات ہوتا رہا ۔ اُسانگی کے ہسپتال میں جا کر بھی تبلیغ کی ۔

سترہ تاریخ کو ہم دونوں واپس موشی لوٹے وہاں سے ابوطالب صاحب اسانگی چلے گئے اور خاکسار واپس دارالسلام آ گیا ۔ رستہ میں بھی بس میں ہم سفروں تک پیغامِ اسلام پہنچانے کا موقعہ ملا ۔

مکرم چوہدری رشید احمد صاحب سرور اور خاکسار ٹبورا پریزن میں گئے اور وہاں ۶۰ قیدیوں کے مجمع میں خاکسار نے ایک گھنٹہ سواحیلی میں تقریر کی اور ان کے سوالات کے جوابات دئے ۔ محترم سرور صاحب نے ان میں لٹریچر تقسیم کیا ۔ مکرم سرور صاحب نے ۱۹ دیگر افراد کو تبلیغ کی اور ۱۰۰ پمفلٹ تقسیم کئے نیز دفتری امور بھی سرانجام دیتے رہے ۔ ہمارے افریقن مبلغین بھی تندہی سے اپنے اپنے علاقوں میں تبلیغِ اسلام کا فریضہ بجالاتے رہے ۔

بیعت

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس عرصہ تین ماہ میں چونسٹھ افراد حلقہ بگوشِ احمدیت ہوئے اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت بخشے اور خادمِ دین بنائے ۔

آمین

آہ! مولوی عطاء الرحمٰن طالب مرحوم

(از مکرم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی)

اپنے بہت ہی عزیز دوست مولوی عطاء الرحمٰن صاحب طالب کی خبر وفات سن کر اچانک دل کو بڑا دھکا لگا۔ اور افسوس ہوا۔ اخبار میں میں نے یہ خبر تین مرتبہ پڑھی اور ہر مرتبہ زیادہ سے زیادہ رنج ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم سے میرے تعلقات نہایت دوستانہ اور نہایت گہرے تھے۔ جب میں ۱۹۴۲ء میں پانی پت چھوڑ کر قادیان چلا آیا۔ اسی وقت سے مرحوم سے تعلقات قائم ہوئے اور میں نے بہت قریب سے ان کے ظاہر اور باطن کو دیکھا۔ وہ نہایت ہی مخلص اور بیحد محبت کرنے والے دوست تھے۔ جب میں قادیان مرکزی لائبریری کا لائبریرین مقرر ہو کر آیا تو حضرت استاذی المحترم جناب ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ نے (اللہ تعالیٰ اُن کی قبر کو نور سے بھرے) نہایت عنایت فرما کر اپنی کوٹھی کا ایک کمرہ جو باغ کی طرف تھا مجھے رہائش کے لئے دے دیا اور میرے کھانے پینے کا نہایت معقول انتظام گھر میں کر دیا۔ میں نے اس گوشۂ عافیت میں اپنی زندگی کے چار سال ایسے امن و راحت اور ایسے سکون و طمانیت کے ساتھ گزارے کہ نہ اس سے پہلے ایسی مسرت و خوشی کی زندگی بسر ہوئی تھی۔ نہ بعد میں ایسا سکون آج تک ملا۔ "الصُّفّہ" کے اس گنج عافیت میں قریباً روزانہ ہی مولوی صاحب مرحوم رات کو عشاء کے بعد میرے پاس آ جایا کرتے تھے۔ اور اکثر اوقات رات کے بارہ بارہ بجے تک بیٹھے ہوئے نہایت دلچسپ اور پر لطف گفتگو کر کے میرے امن و سکون کو بڑھاتے رہتے تھے۔ خود بھی خوش رہتے تھے۔ اور مجھے بھی خوش رکھتے تھے۔ اور ہم سمجھتے تھے کہ یہ زندگی اسی طرح ہنستے کھیلتے بے فکری کے ساتھ گزر جائے گی۔ مگر ۱۹۴۷ء کا ہنگامہ شروع فساد ایک ایسا ہولناک بم تھا جس نے زندگی کی بنیادوں کو ہلا دیا اور سارے امن و سکون کو ہمیشہ کے لئے غارت کر دیا۔ مولوی صاحب مرحوم مدرسہ احمدیہ میں ٹیچر تھے تقسیم ملک کے بعد چونکہ مدرسہ احمدیہ احمد نگر میں منتقل ہو گیا۔ اسلئے مولوی صاحب وہاں چلے گئے اور میں لاہور آ گیا۔ بعد میں ہماری جتنی بھی خط و کتابت ہوئی۔ وہ سب کی سب قادیان کی پر لطف صحبتوں کی یاد سے بھری ہوئی تھی۔ قادیان سے جدائی کا گہرا زخم آج تک دل پر ہے۔ اور زندگی کے آخری لمحے تک رہے گا۔ کاش وہ زمانہ پھر آ جائے مگر اس ماحول میں مولوی صاحب مرحوم کہاں ہونگے مولوی صاحب چلے گئے مگر ان کی یاد کبھی دل سے محو نہیں ہو گی۔ یہاں تک کہ میں بھی ان ہی کے پاس پہنچ جاؤں۔

مولوی صاحب بہت کم آمیز۔ بہت کم گو اور نہایت خاموش رہنے والے اور بڑے درویش صفت انسان تھے۔ کسی سے تعلق اور واسطہ نہ رکھنے والے۔ سب سے الگ تھلگ رہنے والے کسی جھگڑے قصے میں نہ پڑنے والے۔ اور صحیح معنوں میں ایک گوشہ نشین انسان تھے مگر جس سے دل مل جاتا۔ اس کے نہایت ہی گہرے دوست ثابت ہوتے۔ اس کی ہمدردی اور دلسوزی میں کوئی کسر باقی نہ رکھتے۔ دوسروں کا کام کرنے اور اپنے احباب کی دلی خلوص کے ساتھ اعانت کرنے میں ان کو دلی خواہش اور حقیقی راحت محسوس ہوتی تھی۔ اور دوست پر اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے تھے۔ لاہور سے میں جب ربوہ جاتا تو گھنٹوں بیٹھ کر بڑے اخلاص کے ساتھ باتیں کرتے رہتے اُن کی باتوں میں اتنا رس۔ اتنا پیار اور اتنی محبت بھری ہوئی ہوتی تھی کہ اُن کے پاس سے اُٹھنے کو دل بالکل نہ چاہتا تھا اور اس وقت یہ دیکھ کر حیرت ہوتی تھی کہ یہ وہی شخص ہے جو لوگوں سے بالکل الگ تھلگ رہتا ہے اور کسی سے بات کرنا نہیں چاہتا اور عوام میں بڑا خشک مزاج مشہور ہے۔ مگر جہاں تک میں نے خلوت اور جلوت میں ان کو دیکھا اُن کو ایک بہت ہی مخلص دوست پایا۔

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں علمی لیاقت اور ادبی قابلیت کے لحاظ سے بھی مرحوم نہایت نمایاں حیثیت کے مالک تھے اور عربی فارسی کی ٹھوس قابلیت رکھتے تھے پنجاب یونیورسٹی میں مولوی فاضل کے امتحان میں فرسٹ آئے تھے۔ مگر بڑی ہی خاموشی کے ساتھ اپنی زندگی گزارتے تھے۔ اور کبھی اپنی لیاقت پر فخر اور غرور نہیں کرتے تھے۔ نہ اس کا اظہار کرتے تھے۔ مدرسہ احمدیہ۔ جامعہ احمدیہ اور جامعہ نصرت میں معلمی اور پروفیسری کی خدمات نہایت قابلیت کیساتھ انجام دینے کے ساتھ ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے اکثر بچوں کو پرائیویٹ اوقات میں بھی پڑھاتے تھے اسی ضمن میں انہوں نے ایک مرتبہ مجھے نہایت ہی دلچسپ اور سبق آموز واقعہ سنایا کہ ایک مرتبہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے مجھے بلایا اور کسی بچے کا تعلیم میرے سپرد کی اور فرمایا کہ آپ کو اس خدمت کے عوض تیس روپے ماہوار تنخواہ دیا کرونگا آپ فارغ اوقات میں اسے پڑھایا کریں۔ چنانچہ میں نے حضرت میاں صاحبؓ کے ارشاد کی تعمیل میں بچی کو پڑھانا شروع کر دیا مگر تین مہینے تک مجھ کو کوئی تنخواہ نہیں ملی جس پر میں نے ایک رقعہ حضرت میاں صاحبؓ کے نام اس مضمون کا لکھا کہ تین ماہ سے کوئی تنخواہ نہیں ملی اگر مرحمت فرما دیں تو میری ضروریات میں کام آ جائے یہ رقعہ میں نے بچی کے ہاتھ گھر میں بھیج دیا۔ بچی فوراً واپس آئی اور ایک سو روپے کا نوٹ میرے ہاتھ پر رکھ دیا تین ماہ کی تنخواہ کے نوے روپے بنتے تھے میں بچی سے یہ کہہ کر چلا آیا کہ میرے پاس باقی کے دس روپے نہیں ہیں نوٹ بھنا کر دس روپے کل دے دوں گا دوسرے دن جب میں بچی کو پڑھانے گیا تو میں نے باقی کے دس روپے بچی کے ہاتھ حضرت میاں صاحبؓ کے پاس گھر میں بھیج دیئے دس روپے کا نوٹ ہاتھ میں لئے ہوئے حضرت میاں صاحبؓ فوراً باہر آئے اور فرمانے لگے کہ مولوی صاحب یہ دس روپے آپ نے کیوں واپس کئے یہ تو آپ ہی کی رقم ہے رکھ لیں اور واپس نہ کریں۔ بات یہ ہے کہ میں نے آپ کو بچی کی تعلیم کے لئے مقرر کرتے وقت تیس روپے ماہوار دینے کا وعدہ کیا تھا مگر اس کے بعد میں قطعاً بھول گیا کہ میں نے آپ کو مقرر کیا ہے اور آپ سے تیس روپے ماہوار کا وعدہ کیا ہے اب کل جب آپ کا رقعہ اچانک پہنچا تو مجھے وہ بات فوراً یاد آ گئی اور آپ سے سخت ندامت اور شرمندگی ہوئی کہ میرے نسیان کی وجہ سے آپ کو مفت میں انتظار کی تکلیف اٹھانی پڑی لہٰذا تنخواہ کے علاوہ یہ دس روپے آپ کی تکلیف اور انتظار کا معاوضہ ہیں اور میں نے اپنی بھول اور لغزش کا یہ اپنے نفس پر جرمانہ کیا ہے تاکہ آئندہ کے لئے محتاط رہوں۔

اور وہ دس روپے بڑے اصرار سے مجھے دے کر حضرت میاں صاحبؓ فوراً اندرون خانہ تشریف لے گئے۔

مولوی صاحب مرحوم کی ساری عمر قریباً تجرد میں گزری مگر مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ تمام لمبا زمانہ مولوی صاحب نے کمال عفت اور پاکیزگی کے ساتھ گزارا کسی کو بھی ان پر کبھی حرف گیری کا موقعہ نہ ملا ان کے اعلیٰ اور مضبوط کیریکٹر ہی کے باعث ان کو احمدی طالبات کے کالج "جامعہ نصرت" میں پروفیسر مقرر کیا گیا تھا اس عہدہ کو انھوں نے نہایت قابلیت اور نہایت لیاقت کے ساتھ آخر وقت تک نبھایا۔

اپنے فرائض کی بجا آوری میں میں نے مولوی صاحب مرحوم کو ہمیشہ نہایت مستعد پایا۔ وہ بڑی محنت کے ساتھ فن تدریس کو انجام دیتے تھے اور بہت ہی سلاست اور روانی کے ساتھ طلباء اور طالبات کو اسباق کی مشکلات سمجھایا کرتے تھے اس طرح کہ وہ بالکل مطمئن ہو جاتے تھے تعلیم دینے کو وہ بیگار کے طور پر نہ ٹالتے بلکہ تعلیم کے لئے ہمیشہ پوری تیاری کر کے کالج جایا کرتے تھے اور جب تک طلباء پورے طور پر مطمئن نہ ہو جاتے تھے آگے نہ چلتے تھے میں نے ان کو بارہا مکان پر موٹی موٹی کتابیں مطالعہ کرتے ہوئے دیکھا ہے مجھ سے بھی اکثر ضروری کتب لاہور سے منگوایا کرتے تھے تاکہ سبق پڑھانے سے پہلے خود اس پر پورے طور پر حاوی ہو جائیں جو طالب علم ہونہار۔ قابل اور ہوشیار ہوتے تھے ان کی بے حد قدر کرتے تھے اور ان کو بے حد عزیز رکھتے تھے اور ایسے طلباء کی اپنے دوستوں سے بھی ہمیشہ تعریف کرتے رہتے تھے میرا مرحوم فرزند محمد احمد ان کا نہایت دل پسند اور عزیز شاگرد تھا۔ اور وہ اکثر اس کے متعلق مجھے تعریفی الفاظ لکھا کرتے تھے ایک دفعہ احمد نگر سے مجھے لکھا کہ آج رات دو بجے کے قریب جب میں تہجد پڑھنے کے لئے مسجد میں گیا تو یہ دیکھ کر دل بے حد خوش ہوا کہ محمد احمد وہاں خدا کے حضور سجدہ میں پڑا ہوا تھا۔

مولوی صاحب مرحوم میں ایک خاص صفت یہ تھی کہ جس سے تعلقات قائم ہو جاتے تو پھر خواہ کتنے ہی ناگوار اور خلاف طبع واقعات پیش آتے اور خواہ مولوی صاحب کا کتنا ہی نقصان ہوتا مگر مولوی صاحب اس سے تعلقات نہ توڑتے ان کا ایک شاگرد تھا جسے وہ بہت عزیز رکھتے تھے مگر اس نے ان کی محبت اور شفقت سے ناجائز فائدہ [illegible] کر ان کی بہت سی قیمتی چیزیں [illegible] لیں [illegible] تحقیقات سے ثابت بھی ہو گیا کہ وہی چور [illegible] یہ چوری کی عادت اسکی طبیعت ثانیہ بن گئی تھی) مگر مولوی صاحب نے اپنے کثیر نقصان کے باوجود اس سے کچھ بھی نہ کہا اور بدستور سابق اس سے مہربانی سے پیش آتے رہے بلکہ اس واقعہ کے بعد ایک دفعہ لاہور آئے تو خود اس سے ملنے کے لئے اس کے مکان پر گئے۔

ملازمت کے علاوہ سلسلہ کے دوسرے کاموں کو بھی جو ان کے سپرد کئے جاتے نہایت تندہی اور دیانت کے ساتھ ادا کرتے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مہمان خانہ میں ہمیشہ ان کی ڈیوٹی لگا کرتی تھی [illegible] دوران میں وہ گھر بالکل نہیں آتے [illegible] مہمان خانہ ہی میں سویا کرتے تھے میں کبھی [illegible] دوران میں ملنے کی کوشش کرتا تو یہ کہلا کر [illegible] دیتے کہ جلسہ ختم ہونے اور ڈیوٹی انجام [illegible] کے بعد مل سکوں گا۔ اور جب بعد میں ملتے تو ایسے اشتیاق اور ایسی محبت کے ساتھ کہ نہ ملنے کا سارا گلہ جاتا رہتا!

(باقی صفحہ ۷ پر)

درخواست دعا

خاکسار اس وقت سخت پریشانی میں مبتلا ہے اس لئے بزرگان سلسلہ سے اور خاص کر صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشانِ قادیان دعا فرمائیں کہ مولا کریم محض اپنے فضل سے میری پریشانی کو دور فرمائے (طالب دعا نذیر احمد کوئٹہ)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نوراللہ مرقدہٗ کی المناک رحلت پر

دور و نزدیک کی احمدی جماعتوں اور تنظیموں کی تعزیتی قراردادیں

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نوراللہ مرقدہٗ کی المناک رحلت پر جماعت احمدیہ میں شدید غم و حزن کی جو وسیع لہر دوڑ گئی ہے۔ اس کا اندازہ ان بے شمار تعزیتی قراردادوں سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو پاکستان اور بیرون پاکستان سے ہزاروں کی تعداد میں وصول ہو رہی ہیں۔ اور جن میں سے بعض شائع بھی ہو چکی ہیں ان قراردادوں میں حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے گہرے غم و اندوہ کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت ام مظفر صاحبہ۔ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر تمام افراد سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے یہ دعا کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحبؓ کو جنت الفردوس میں بلند سے بلند مقام عطا فرمائے۔ اور اپنے فضل سے ہمیں اس صدمہ عظیم کو برداشت کرنے کی توفیق دے اور اس خلا کو پُر کرے جو اس وقت بہ شدت محسوس ہو رہا ہے۔

چونکہ یہ قراردادیں اتنی کثرت سے موصول ہو رہی ہیں کہ ان سب کی اشاعت کے لئے الفضل میں گنجائش ممکن نہیں۔ اس لئے ذیل میں ان جماعتوں مجالس انصاراللہ۔ مجلس خدام الاحمدیہ۔ لجنات اماء اللہ اور دیگر جماعتی اداروں اور تنظیموں کے نام درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے اس عظیم سانحہ کے موقع پر تعزیتی قراردادیں الفضل میں اشاعت کے لئے بھجوائی ہیں۔

۱۔ جماعت احمدیہ پشاور
۲۔ جماعت احمدیہ شموگہ انڈیا
۳۔ " " شادیوال گجرات
۴۔ " " کھاریاں ضلع گجرات
۵۔ " " حلقہ زیدکا ضلع سیالکوٹ
۶۔ " " گڑھ چوہدری شاہ دین ضلع نوابشاہ
۷۔ ممبران مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی
۸۔ اراکین مجلس عاملہ مجالس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ ڈویژن
۹۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان انڈیا
۱۰۔ جماعت احمدیہ سرنگھر ضلع کٹک
۱۱۔ " " گھٹیالیاں بھیانی ضلع سرگودھا
۱۲۔ " " چک ۱۱۹ نیاز نگر ضلع منٹگمری
۱۳۔ مجلس خدام الاحمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ
۱۴۔ جماعت احمدیہ جیکار ضلع مظفر آباد آزاد کشمیر
۱۵۔ " " کوٹ آغا ضلع سیالکوٹ
۱۶۔ تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ
۱۷۔ مجلس انصاراللہ بھیرہ
۱۸۔ جماعت احمدیہ بھدرک اڑیسہ انڈیا
۱۹۔ " " رنگپور مشرقی پاکستان
۲۰۔ مجلس خدام الاحمدیہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ
۲۱۔ جماعت احمدیہ مونگ ضلع گجرات
۲۲۔ جماعت احمدیہ چھور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ
۲۳۔ مجلس اطفال الاحمدیہ سیالکوٹ
۲۴۔ جماعت احمدیہ شکار پور
۲۵۔ مجالس انصاراللہ ضلع لائلپور
۲۶۔ جماعت احمدیہ ٹانک جنوبی وزیرستان
۲۷۔ ممبرات لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ
۲۸۔ ناصرات الاحمدیہ گوجرانوالہ
۲۹۔ جماعت احمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ
۳۰۔ جماعت احمدیہ بھوڑو چک ۱۵ ضلع شیخوپورہ
۳۱۔ جماعت احمدیہ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور
۳۲۔ جماعت احمدیہ گھارو ضلع ٹھٹھہ
۳۳۔ مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ شہر
۳۴۔ جماعت احمدیہ بورے والا ضلع ملتان
۳۵۔ احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن کوئٹہ
۳۶۔ جماعت احمدیہ ملتان چھاؤنی
۳۷۔ لجنہ اماء اللہ کھیوڑہ
۳۸۔ مجلس انصاراللہ جہلم
۳۹۔ جماعت احمدیہ لاٹھیانوالہ ۱۹۴ ضلع لائلپور
۴۰۔ جماعت احمدیہ چک (الم) ضلع بہاولنگر
۴۱۔ جماعت احمدیہ پونچھ (انڈیا)
۴۲۔ جماعت احمدیہ آنبہ کرم پورہ
۴۳۔ احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن پشاور
۴۴۔ احمد نگر ضلع دیناج پور مشرقی پاکستان
۴۵۔ مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد فارم سندھ
۴۶۔ جماعت احمدیہ سورابہ (انڈیا)
۴۷۔ " " مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ
۴۸۔ جماعت احمدیہ منڈی ماموں کانجن ضلع لائلپور
۴۹۔ " " سچیالی چک ۲۵ ضلع شیخوپورہ
۵۰۔ " " سیدوالہ " "
۵۱۔ " " لتیہ ضلع مظفر گڑھ
۵۲۔ " " کودری
۵۳۔ " " چک ۷۹ تحصیل تونسہ کوٹ
۵۴۔ مجلس انصاراللہ لاہور
۵۵۔ جماعتہائے احمدیہ حلقہ امارت کھرڑ ضلع سیالکوٹ
۵۶۔ لجنہ اماء اللہ سانگلہ ہل
۵۷۔ احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن لاہور
۵۸۔ ارادوپریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ ضلع منٹگمری
۵۹۔ جماعت احمدیہ منٹگمری
۶۰۔ جماعت احمدیہ گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ
۶۱۔ مجلس انصاراللہ حیدرآباد (سندھ)
۶۲۔ جماعت احمدیہ کیرتھا ضلع مرشد آباد (انڈیا)
۶۳۔ اساتذہ و طلباء تعلیم الاسلام کالج ربوہ
۶۴۔ جماعت احمدیہ کلکتہ
۶۵۔ محمدیہ انجمن اشاعت اسلام ہیلی (انڈیا)
۶۶۔ جماعتہائے احمدیہ راجہ جنگ۔ رائے ونڈ اعظم پور
۶۷۔ جماعت احمدیہ بھکر ضلع میانوالی
۶۸۔ " " ڈہرک تحصیل نارووال
۶۹۔ مجلس انصاراللہ منٹگمری
۷۰۔ مجلس خدام الاحمدیہ منٹگمری
۷۱۔ حصہ داران و ممبران پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
۷۲۔ لجنہ اماء اللہ منٹگمری
۷۳۔ مجلس انصاراللہ حسن پور ضلع ملتان
۷۴۔ جماعت احمدیہ صادق آباد

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی والدہ محترمہ اہلیہ مرزا برکت علی صاحب ربوہ حال نزیل کیمبلپور بعارضہ قلب شدید بیمار ہیں۔ ڈاکٹر صاحبان صحیح تشخیص نہیں کر سکے اس لئے علاج میں بھی دقت پیش آ رہی ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(مرزا فضل الرحمٰن ابن مرزا برکت علی صاحب)

۲۔ مکرم چوہدری عبدالحق صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ کی اہلیہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے شفائے کاملہ دے کر صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرماوے۔ (مرزا عبدالحق شاکر ربوہ)

۱۔ خاکسار کے بڑے بھائی قریشی رشید احمد عابد مقیم کراچی کی اکلوتی بچی "فریدہ" شدید بیمار ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ بچی کے جسم کے نچلے حصہ پر فالج کا اثر ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس معصوم بچی پر رحم فرمائے اور اسکو جلد کامل صحت عطا کرے آمین (قریشی سعید احمد درویش قادیان)

۲۔ میرے ماموں شیخ فتح محمد صاحب قلعہ صوبا سنگھ بعارضہ ٹائیفائیڈ بارہ یوم سے بہت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (سعید اختر قلعہ صوبا سنگھ)

۳۔ میں عرصہ سے مشکلات میں مبتلا ہوں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔ (عبدالغفور شاہد)

۴۔ شیخ حمید احمد رشید سینئر گراؤنڈ انجینئر P.A.I.A ایک امتحان دے رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(بیگم شیخ حمید احمد رشید ۱۶۔ بی گلبرگ لاہور)

۵۔ میرا لڑکا عزیزم ریاض احمد عمر آٹھ سال عرصہ پانچ ماہ سے بیمار ہے۔ درویشان قادیان و احباب دعا فرماویں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و شفائے عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (علی محمد سیالکوٹی عزیز کو اٹرز ۲۵ دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ)

۶۔ مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب باجوہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ظفروال ضلع سیالکوٹ اپنے مکتوب مورخہ ۹/۹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عاجز کے حلقہ میں ایسی برکت بخشی کہ تحریک جدید کے ہر جماعت کے سو فیصدی وعدے اولین فرصت میں ادا ہو گئے ہیں چوہدری صاحب موصوف اپنے علاقہ میں تحریک جدید کا کام آنریری طور پر کرتے ہیں۔ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو نمایاں خدمات دین کی توفیق بخشے آمین۔ (خاکسار وکیل المال تحریک جدید)

۷۔ کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ سابق تھرڈ مڈل سیکس رجمنٹ معہ اپنی اہلیہ صاحبہ ماہ نومبر میں بغرض ادائیگی فرض عمرہ مکہ معظمہ جا رہے ہیں۔ وہاں سے وہ مدینہ منورہ برائے زیارت روضہ مبارک رسول پاک جائیں گے وہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اسی طرح دینی ترقیات بھی عطا فرماوے جس طرح اس نے اپنے فضل و کرم سے انہیں دنیوی ترقیات سے نوازا ہے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

میرا پوتا عزیزم کبیر احمد فہیم اختر دو ماہ بیمار رہ کر اٹھارہ انیس ستمبر کی درمیانی شب کو فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

احباب جماعت دعا کریں کہ مرحوم کو اللہ تعالیٰ جنت فردوس میں جگہ دے اور اسکے درجات بلند فرمائے اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(محمد صادق پنشنر متصل مسجد نور احمدیہ۔ بھیرہ ضلع سرگودھا)

88

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۵ ستمبر۔ برطانیہ نے انڈونیشیا کے نام
مراسلہ ارسال کر کے برطانوی سفارت خانہ، برطانوی
ت کے ارکان کے مکانات اور ان کی کاریں وغیرہ
ینے کے خلاف احتجاج کیا ہے اور تاوان ادا
کا مطالبہ کیا ہے
جکارتہ کی اطلاع کے مطابق سفارت برطانیہ
رکان اور ان کے بال بچوں کو سنگاپور بھیجنے کا کام
کر دیا گیا ہے متعدد برطانوی تاجروں کو بھی
پور پہنچایا جا رہا ہے کوالالمپور میں اعلان کیا گیا ہے
ڈونیشیا نے ملائیشیا کے لئے تیل سے بنی ہوئی
دوں کی برآمد بند کر دی ہے لیکن ملائیشیا پر اس کا
اثر نہیں پڑے گا کیونکہ ملائیشیا پہلے ہی اپنی
یات کا بڑا حصہ مغربی ملکوں سے پورا کر رہا ہے آج
تہ میں جو انڈا نیزادوں نے ایک بیان میں کہا انڈونیشیا
شیا سے سفارتی تعلقات قائم کر سکتا ہے لیکن
سی حالت میں بھی تجارتی تعلقات کی تجدید نہیں کریگا۔

● ملبورن ۲۵ ستمبر۔ ایک مقامی اخبار نے لکھا ہے
پان عنقریب ملائیشیا کو تسلیم کرے گا اور اس طرح
انڈونیشیا ہی ایک ملک باقی رہ جائے گا جو نئی
ت کا براہ راست مخالف ہے اخبار کے نمائندے نے
رتی حلقوں کے حوالہ سے لکھا ہے کہ جاپان چند
ز کے اندر اپنی سخت پالیسی ترک کر دے گا

●۔ کوئٹہ ۲۵ ستمبر۔ کوئٹہ کی رصد گاہ میں متوسط
ے کا ایک زلزلہ ریکارڈ کیا گیا ہے جس کا مرکز مغربی
ن ہے۔

●۔ الجزیرہ ۲۵ ستمبر۔ الجزائر کے صدر بن بیلا نے
اعلان کیا ہے کہ اگر فرانس نے الجزائر کے صحرا
کوئی ایٹمی تجربہ کیا تو الجزائر میں تمام فرانسیسی جنگوں
و میاں لی جائے گا۔

●۔ قاہرہ ۲۶ ستمبر۔ مشرق وسطیٰ خبر رساں ایجنسی
ایک اطلاع کے مطابق متحدہ عرب جمہوریہ کے
ر اقتصادیات نے کل رات بتایا کہ جمہوریہ نے جنوبی
فریقہ سے تجارتی تعلقات کے سمجھوتہ کو ختم کر دیا ہے
ب نے کہا یہ اقدام اوسلو کانفرنس کے فیصلوں
ے مطابق ہے یہ کانفرنس سال رواں کے شروع میں
منعقد ہوئی تھی متحدہ عرب جمہوریہ نے جنوبی افریقہ
کی نسلی پالیسی کی بنا پر گزشتہ سال اس سے سفارتی
تعلقات توڑ لئے تھے۔

●۔ نیویارک ۲۵ ستمبر جنرل اسمبلی کے کل کے اجلاس
میں وزیر خارجہ ارضبائن نے کم ترقی یافتہ اور ترقی یافتہ
ملکوں کا اقتصادی فرق دور کرنے پر زور دیا آپ نے
نو آبادیاتی نظام اور اجارہ داری ختم کرنے پر بھی زور دیا
آپ نے کہا بعض علاقوں میں ایٹمی ہتھیاروں کا داخلہ
ممنوع قرار دے دینا چاہئیے ان میں جنوبی امریکہ اور وسط
یورپ کو بھی شامل کر لینا چاہئیے دعوی کے وزیر خارجہ
نے کہا معاہدہ ماسکو پر اکتفا کرنا مناسب نہیں اقوام عالم
کو مکمل طور پر اسلحہ ترک کر دینے کے سلسلہ میں ایک معاہدہ
کرنا چاہیئے۔

●۔ برلن ۲۵ ستمبر۔ مشرقی جرمنی نے دھمکی دی ہے
کہ اگر مغربی جرمنی نے مشرقی جرمنی کو غبارے بھیجنا آئندہ
۴۸ گھنٹوں کے اندر بند نہ کیا تو وہ جوابی اقدامات کرے گا
مشرقی جرمنی نے کہا ہے کہ غبارے فضائی ٹریفک کے
لئے خطرناک ہیں مشرقی جرمنی کی خبر رساں ایجنسی نے
بتایا ہے کہ گزشتہ ماہ کے دوران مغربی ملکوں کی ایجنسی
اداروں نے اس قسم کے کئی غبارے چھوڑے ہیں

●۔ کلکتہ ۲۵ ستمبر۔ حکومت مغربی بنگال نے خوراک
کے بارے میں جو ناقص پالیسی اختیار کر رکھی ہے اس
کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے آج متعدد افراد نے
سکرٹیریٹ کے سامنے بارہ گھنٹے تک بھوک ہڑتال کی
آج ٹراموں اور بسوں کی آمد و رفت شہر بالکل بند رہی
کیونکہ ٹرام والوں اور بس والوں نے اس پالیسی کے خلاف
احتجاج کرنے کے لئے ہڑتال کر رکھی ہے آج کاروبار
بالکل معطل رہا۔

مولوی عطاء الرحمن صاحب طالب مرحوم

صفحہ ۵ سے آگے

مولوی صاحب باوجود تمام محاسن اور
اوصاف کے نہایت کھرے آدمی تھے جس سے
شکایت ہوتی فوراً منہ پر کہہ دیتے تھے اور اس بات
کا قطعاً خیال نہ کرتے تھے کہ مخاطب کس درجہ اور کس
مرتبہ کا انسان ہے ان کی اس عادت کی وجہ سے بعض
اصحاب ناراض بھی ہو جایا کرتے تھے مگر انہوں نے
اپنی یہ عادت آخر وقت تک نہ چھوڑی۔

وہ نہایت سادہ زندگی گزارتے تھے اور
اسی میں مگن اور خوش رہتے تھے نہایت قانع انسان
تھے اور حرص اور لالچ ان کو چھو بھی نہیں گیا تھا،
طبیعت کے نہایت فیاض واقع ہوئے تھے،
دل چاہتا تو نہایت ہی معمولی معاوضہ پر اور بعض مرتبہ
بلا معاوضہ طلباء کو پڑھاتے دل نہ چاہتا اور امیر
والدین سے سابقہ پڑتا تو نہایت معقول رقم
پیش کرنے پر بھی پڑھانے کی حامی نہ بھرتے

افسوس انہوں نے اپنی لیاقت سے سوائے
درس و تدریس کے اور کوئی مفید کام کبھی نہ کیا
اور نہایت خاموشی اور گمنامی کی حالت میں اپنی
زندگی گزار دی۔ حالانکہ اگر وہ چاہتے تو نہایت
اعلیٰ درجہ کے مصنف اور عربی زبان کے بڑے
مشہور مترجم کی حیثیت سے کافی شہرت اور عزت
حاصل کر سکتے تھے ایک مرتبہ اپنے شاگرد محمد احمد
صاحب مرحوم کے ایک عربی ترجمہ کو دیکھ کر بار بار
بے انتہا تعریف کی اور کہنے لگے کاش میں بھی
ایسا سلیس ترجمہ کر سکتا۔ ان کی زندگی مولانا حالی
کے ان اشعار کی صحیح تفسیر تھی ؎

جس سے کرتے تھے محبت بے ریا کرتے تھے ہم
جس سے ہوتی تھی شکایت برملا کرتے تھے ہم
شکوہ ہوتا تھا تو اکثر منہ پہ کہہ دیتے تھے ہم
شکر کرتے تھے تو غیبت میں سوا کرتے تھے ہم
دوست بن جاتے تھے جس کے اس سے تھی نباہ
عہد کرتے تھے تو عہدوں کو وفا کرتے تھے ہم
جن کے ہو جاتے تھے ساقی انہی کا دم بھرتے تھے ساقی
رنج و راحت میں شریک ان کے رہا کرتے تھے ہم

جب ۱۹۴۷ء کی قیامت خیز آندھی میں نفسا نفسی کا
معاملہ تھا ہر شخص اپنے حال میں مبتلا تھا اور ایک عجیب
پریشانی اور سراسیمگی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی مولوی
صاحب نے میری عزیزہ حور بانو معلمہ نصرت گرلز ہائی
سکول کے ساتھ اس قدر ہمدردی کا اظہار کیا جس کی
انتہا نہیں اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر روزانہ اس کے
مکان پر جاتے اور اس کی خیر و عافیت پوچھتے اور جو
ضرورت ہوتی رفع کرتے۔ اور پھر آخر انہوں نے
پوری ہمدردی اور پوری مستعدی اور نہایت اخلاص
کے ساتھ ٹرک پر سوار کرا کے لاہور روانہ کر دیا میں پہلے
ہی سے لاہور میں تھا یہاں پہنچ کر حور بانو نے مجھ سے
مولوی صاحب کے ایثار اور قربانی اور شفقت و
مہربانی کا پورا قصہ بیان کیا تو میں اس خطرناک
حالت میں مولوی صاحب کی جرأت اور ہمت
پر حیران رہ گیا مگر مولوی صاحب نے آخر تک
کبھی اشارۃً بھی اس احسان و مروت کے متعلق
ایک لفظ بھی نہیں کہا جو انہوں نے میری عزیزہ
حور بانو کے ساتھ میرے تعلق کی وجہ سے کی
تھا اب ایسے صادق و مخلص دوست کہاں
پیدا ہوتے ہیں۔ افسوس۔

(شیخ محمد اسماعیل پانی پتی لاہور)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا پہلا مقامی اجتماع آب و تاب کے ساتھ شروع ہو گیا

افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے ایک ایمان افروز تقریر اور اجتماعی دعا سے فرمایا

"اپنے دلوں کی زمین کو اس قابل بناؤ کہ اس میں محبت الٰہی اور محبت رسولؐ کا بیج خوب پھلے پھولے"

ربوہ ۲۵ ستمبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا پہلا مقامی اجتماع آج ساڑھے تین بجے سہ پہر مسجد گول بازار سے ملحقہ میدان میں پوری آب و تاب کے ساتھ شروع ہو گیا اجتماع کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ایک ایمان افروز تقریر اور اجتماعی دعا سے فرمایا افتتاحی تقریر میں آپ نے خدام کو نصیحت فرمائی کہ وہ اپنے دلوں کی زمین کو اس قابل بنائیں کہ اس میں محبت الٰہی اور محبت رسولؐ کا بیج خوب پھلے پھولے اور ایک خوشنما درخت کی صورت میں نمودار ہو کر ایک دنیا کو فیضیاب کرنے کا موجب بنے دوران تقریر میں آپ نے انھیں علی الخصوص ان اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جو ا[illegible] سلسلہ میں رہنے کی وجہ سے ان پر عاید ہوتی ہیں

اجتماع کا آغاز

جب ۳½ بجے سہ پہر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، آرائشی محرابوں۔ رنگ برنگی جھنڈیوں اور شامیانوں سے تیار کردہ مقام اجتماع میں تشریف لائے تو جملہ خدام و اطفال نے جو ایک خاص نظام کے ماتحت بلاک وار بیٹھے ہوئے تھے احتراماً کھڑے ہو کر بلند آواز سے اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا۔ آپ کے صدر جگہ پر تشریف فرما ہونے پر مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب منتظم مقامی نے آپ سے اجتماع کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی شروع فرمانے کی درخواست کی چنانچہ آپ کی زیر صدارت اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قادیانی زعیم محلہ دار الصدر شرقی نے کی۔ ازاں بعد جملہ خدام و اطفال نے کھڑے ہو کر محترم صدر صاحب کی اقتداء میں پورے جذبہ و جوش کے ساتھ اپنا عہد دہرایا۔ خدام جب عہد دہرا چکے تو مکرم محمد علی صاحب آف جامعہ احمدیہ نے کلام محمود میں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

محترم صاحبزادہ صاحب کا افتتاحی خطاب

بعدہٗ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے خدام کو اپنے افتتاحی خطاب سے نوازا آپ نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے اور ہم اس پر اپنے سارے دل کے ساتھ اُس کے حضور سجدات شکر بجا لاتے ہیں کہ اس نے ربوہ کی مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کو اپنا پہلا اجتماع منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو بہت برکت دے اور اجتماع میں شامل ہونے والوں کو یہ توفیق دے کہ وہ اپنے دلوں کو اس پاک زمین کی طرح بنائیں جس کے متعلق قرآن میں آتا ہے کہ اس میں جو بیج بھی بویا جاتا ہے وہ بہت پھلتا پھولتا ہے اور سات سو گُن غلہ پیدا کرتا ہے اس اجتماع کے ذریعے آپ کے دلوں کی اس سرزمین میں ایک بیج بونا مقصود ہے وہ اللہ تعالیٰ کی محبت اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تمام بندگان خدا کی محبت کا بیج ہے اجتماع میں جو باتیں آپ کے سامنے بیان کی جائیں گی ان کی حیثیت اس مقدس بیج کی سی ہو گی یہ بیج جبھی پھل لائے گا کہ آپ خود مر کر دوسروں کو زندگی سے ہمکنار کرنے کا حوصلہ اپنے میں پیدا کریں خود خطرہ میں پڑ کر دوسروں کی حفاظت کا عزم آپ کا شعار ہو اور خود دکھ اٹھا کر دوسروں کو آرام پہنچانا آپ کا شیوہ بن جائے پس اپنے دلوں کو ایسا بنائیں کہ وہ یہ بیج قبول کرنے میں خوشی محسوس کریں اور اسے پروان چڑھانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ جب ہم ضبط نفس اور تربیت و اصلاح کے ذریعہ اپنے دلوں کی زمین میں قلبہ رانی کر کے اسے یکسر الٹ پلٹ رکھ دیں گے یہاں تک کہ اس کے تاریک ترین گوشے بھی سورج کے سامنے آ جائیں اور پھر یاد خدا میں بہنے والے آنسوؤں سے اس بیج کی آبیاری کریں گے تو اس زمین کو وہ زرخیزی نصیب ہو گی کہ یہ بیج خوب پھلے پھولے گا اور اس سے وہ خوشنما درخت نمودار ہو گا جس کے ٹھنڈے سائے اور شیریں پھلوں سے ایک دنیا فیضیاب ہو گی۔ یہی وہ طریق ہے جس سے خدا اپنے بندوں کی خاطر جنگل میں منگل کر دکھاتا ہے

ربوہ اور اسکے قیام کا مقصد اس کے ایک عملی ثبوت کے طور

پر آپ نے ربوہ کی شکل میں ایک نئے مرکز کے قیام کو پیش کیا اور بتایا کہ جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محبت الٰہی محبت رسولؐ اور محبت بندگان خدا کے انتہائی شدید جذبے سے سرشار ہو کر اس بنجر زمین کو تبلیغ و اشاعت اسلام کے ایک مرکز کے طور پر آباد کرنے کا عزم کیا تو خدا نے اسے ایک بارونق شہر میں تبدیل کر دکھایا اور وہ لوگ جن کے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محبت الٰہی محبت رسولؐ اور محبت بندگان خدا کا بیج بویا تھا وہ اس سرزمین کو آباد کرنے کے لئے اس کی طرف کھنچے چلے آئے اور آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تبلیغ و اشاعت اسلام کے کام میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جو خدا کا ہو جاتا ہے خدا اسے کس طرح برکت دیتا ہے اور اس کے وجود کو کس قدر وقیع و سالی بنا دیتا ہے۔

ربوہ کے مقامی خدام اور ان کے اہم فرائض

خطاب جاری رکھتے ہوئے آپ نے مقامی مجلس کے خدام کو نصیحت کی کہ وہ اُس مقدس مقصد کو پورا کرنے والے بنیں جس کے پیش نظر ربوہ آباد کیا گیا تھا۔ وہ مقصد یہی تھا کہ ہم خدا کی توحید کو دنیا میں قائم کریں۔ خدا اور اس کے رسولؐ کے فرمودات کو اپنا دستور العمل بنا کر ایک دنیا کو [illegible] کی طرف لانیوالے بنیں۔ اس مقصد کے پیش نظر آپ نے مقامی خدام کو ان کے اہم فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور اس امر پر زور دیا کہ انہیں اپنے عمل سے تمام بیرونی مجالس کے لئے ایک نمونہ بننا چاہیئے۔ آپ نے مہتمم صاحب مقامی اور ان کی مجلس عاملہ کی مساعی اور اس کے نتیجے میں کام کی رفتار تیز اور تیز سے تیز تر ہونے کو تو سراہا لیکن بحیثیت مجموعی مقامی خدام کے عملی نمونے پر عدم اطمینان کا اظہار کیا۔ اس کے لئے آپ نے مقامی عہدیداروں کو توجہ دلائی کہ وہ اور زیادہ اعلیٰ نمونہ دکھائیں ان کی نمازیں، ان کی دعائیں اور ان کا تقویٰ و طہارت ایسے امتیاز کا حامل ہو کہ ان کی زبانوں میں خدا اثر پیدا کر دے۔ آپ نے فرمایا عہدیداروں کا فرض ہے کہ وہ تنظیم کے ساتھ ساتھ ذکر الٰہی پر زور دیں اور اتنا زور دیں کہ نورانی وجود بن جائیں خدا کا کلام ان پر نازل ہونے لگے روح القدس ان کا مشیر اور معاون ہو جائے یہاں تک کہ خدا خود فیصلہ فرما دے کہ یہ میرے بندے ہیں جو یہ چاہیں گے وہ ہو جائے گا۔ دوسری طرف آپ نے خدام کو تکبر سے بچنے اور عاجزی و فروتنی اختیار کرنے نیز بدظنی سے بہر طور مجتنب رہنے کی پرزور تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا اگر ربوہ کے خدام ان باتوں پر عمل کریں گے تو پھر وہ غیر معمولی یا قتیں اور صلاحیتیں جو مرکز سلسلہ میں رہائش کی برکات کے طور پر ان میں پائی جاتی ہیں۔ خود بخود روبہ کار آ کر انہیں تنظیم اخلاق و کردار کا ایک قابل تقلید نمونہ پیش کرنے کے قابل بنا دیں گی سیرۃ و کردار کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کے ضمن میں آپ نے قرآن مجید کی واضح تعلیم کی رو سے بغاوت منکرات اور فحشاء کے قریب بھی نہ پھٹکنے اور اس کے بالمقابل عدل، احسان، اور ایتاء ذی القربیٰ پر کما حقہ عمل پیرا ہونے کی پرزور تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ہم بغاوت منکرات اور فحشاء کی بنیادیں ڈھا نے اور ان کے بالمقابل عدل احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کی بنیادیں استوار کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو یقیناً جیسا کہ قرائن سے نظر آ رہا ہے۔ ہماری فتح کے دن نزدیک ہیں آسمان پر خدا کی غیر معمولی نصرت کے دروازے کھلنے والے ہیں لیکن یہ نصرت الٰہی انہی کے لئے ہو گی۔ جن کے دلوں کی زمین اسے قبول کرنے کے قابل ہو گی۔ دلوں کی سنگلاخ زمینیں اس سے کوئی حصہ نہ لے سکیں گی۔

افتتاحی دعا

اس ایمان افروز خطاب کے بعد آپ نے ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح ربوہ کی مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کے پہلے اجتماع کا افتتاح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا کے ساتھ عمل میں آیا۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے مقام اجتماع میں ہی عصر کی نماز پڑھائی۔

نماز عصر کے بعد سے شام تک ورزشی کھیلیں ہوئیں۔ ان میں کبڈی اور رسہ کشی کے مقابلے شامل تھے۔

کھیلوں سے فارغ ہونے کے بعد مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔ بعد ازاں خدام کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر دوسرے اجلاس کے لئے ۸ بجے شب پھر مقام اجتماع میں جمع ہوئے۔